روزہ

یوسف کی والدہ ۔ ”مجھے خوشی ہے کہ آپ ملاقات کیلئے آسکیں۔اب تو رمضان ختم ہوگیا نا؟“

عبداللہ کی والدہ ۔ ”ہاں ۔ جمعہ کو تو ہم نے عید بھی منالی ۔ کیا مسیحی لوگ بھی روزہ رکھتے ہیں ؟

یوسف کی والدہ ۔ ” بعض رکھتے ہیں اور بعض نہیں بھی رکھتے۔“

عبداللہ کی والدہ ۔ ” تو کیا حضرت عیسےٰ علیہ السّلام نے کبھی روزہ نہیں رکھا“۔ ؟

یوسف کی والدہ ۔ ہاں انجیل مقدّس میں آیا ہے کہ ہمارے خداوند یسوّع مسیح نے بیابان میں جہاں آپ شیطان کی آزمائش کا مقابلہ کررہے تھے چالیس دن اور چالیس رات متواتر روزہ رکھا۔“

عبداللہ کی والدہ ۔ تو کیا آپ لوگ ان کی مثال کی پیروی نہیں کرتے؟“

یوسف کی والدہ ۔ ”بعض لوگ خاص طور پر اُن دنوں میں روزہ رکھتے ہیں جب ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے دُکھوں کو جو آپ نے ہماری خاطر برداشت کئے یاد کرتے ہیں ۔ اکثر مسیحی بطور توبہ کے یسوع کی صلیبی موت کی یاد میں روزہ رکھتے ہیں ۔“

عبداللہ کی والدہ ۔ ”تو آپ کے یہاں اِس کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ؟ ہمارے یہاں تو قاعدہ ہے کہ رمضان کے سارے مہینے میں روزے رکھے جائیں ۔ پو پھٹنے سے لیکر شام تک روزہ رکھنا چاہیئے ۔ اِس عرصہ میں کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے باز رہنا چاہیئے ۔

یوسف کی والدہ ۔ نہیں ۔ ہمارے خداوند یسوع نے اس قسم کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں کیا ۔ آپ نے قاعدوں کے متعلق زیادہ نہیں بتایا ۔ بلکہ اس کے برعکس آپ نے بتایا کہ مذہبی زندگی میں محض ظاہری پابندی عام طور پر خطرناک ہوتی ہے آپ فرماتے تھے کہ قاعدوں کی زیادہ پابندی سے لوگ عام طور پر اپنے دل کی حالت سے بے خبر ہو جاتے ہیں ۔ اس کے باعث لوگ اپنی غلط فہمی سے اپنے آپ کو راستباز سمجھنے لگتے ہیں اور ان کا یہ خیال ہو جاتا ہے کہ انھوں نے چونکہ چند قاعدوں کی پابندی کر لی ہے اس لئے وہ پاک ہیں ۔ یسوع مسیح نے فریسیوں پر اس سلسلے میں نکتہ چینی کی تھی ۔“

عبداللہ کی والدہ ۔ ”وہ کون لوگ تھے ؟“

یوسف کی والدہ ۔ ”خداوند یسوع کے وطن میں ایسے یہودیوں کو فریسی کہا جاتا تھا جو شریعت اور رسم ورواج کے بڑے پابند تھے اور یہودی شریعت کی چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی بڑی سختی سے عمل کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ حقیقی دین محض چند قواعد پر احتیاط سے پابند ہونے کا ہی نام ہے ۔ اُن کا عقیدہ تھا کہ قواعد کی پابندی سے خُدا ان سے خوش ہوکر ان پر مہربان ہو جائے گا ۔

عبداللہ کی والدہ ۔ ”پھر یسوع مسیح نے ان پر نکتہ چینی کیوں کی ؟“

یوسف کی والدہ ۔ ”سنئے ۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ فریسیوں میں اس قدر خودستائی آگئی تھی کہ جب کبھی بھی وہ روزہ رکھتے تو اپنی شکل بگاڑ لیتے تاکہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ وہ روزہ دار ہیں ۔ وہ اپنے بالوں کو تیل لگانا تو کُجا اپنا منہ تک نہیں دھوتے تھے ۔ وہ سمجھتے تھے کہ لوگ ان کی پرہیزگاری کے باعث ان کی تعریف کریں گے ۔ بظاہر یہ لوگ اگرچہ روزہ دار تھے مگر ان کے دل حلیم نہیں تھے ۔“

عبداللہ کی والدہ ۔ ” یہ تو واقعی اُن کی غلطی تھی ۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہمیں رمضان میں دل کا روزہ رکھنا چاہیئے ۔ اور نیک ہونا چاہیئے نہیں تو روزہ بیکار ہوگا ۔

یوسف کی والدہ ۔ ”فریسیوں کی سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ اپنے اعمال سے نجات حاصل کر سکتے تھے ۔ اُن کا خیال تھا کہ ان کے

مزید معلومات کے لیے حسب ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:

Nurul - Haque

PO BOX: 4323, Bangalore 560043 India

www.Nurul-Haque.org

Info@Nurul-Haque.org

روزے، نماز، خیرات اور دیگر کارہائے ثواب سے خُدا اُن کے گناہ بھلا کر انھیں بہشت کا اجر دے گا۔ دراصل انُھوں نے انسان کے دل کی حقیقی حالت کو بُھلا دیا تھا۔ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ بعض مذہبی قواعد کی پابندی سے گناہ جیسی گھنونی چیز پر غلبہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔"

عبداللہ کی والدہ ۔"مگر کیا یہ دُرست نہیں کہ ہم اپنے اعمال سے نجات حاصل کر سکتے ہیں ؟ مجھے یاد ہے عبداللہ کے والد مجھے بار بار ایک حدیث سُنایا کرتے تھے۔ جسمیں کہا گیا ہے کہ ۔" وہ جو ایمان رکھ کر رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اجر کی توقع رکھتا ہے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔" کیا آپ کا ایمان نہیں کہ روزے رکھنے سے انسان اپنے گناہوں پر غالب آسکتا ہے ؟"

یوسف کی والدہ ۔"نہیں ہمارا ایسا ایمان نہیں۔ انجیل مقدّس میں صریح طور پر بیان ہوا ہے کہ صرف خُدا ہی ہمارے گناہوں پر غالب آکر ہمیں بچا سکتا ہے۔ کیونکہ جہاں تک ہمارے نیک کاموں کا تعلق ہے وہ تو وہی ہیں جو خُدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم کریں ان سے ہمارے گزشتہ بُرے کام نہیں مٹ سکتے۔ اگر ہماری معافی اور نجات کا دار و مدار ہماری ذات پر ہو یعنی ہماری نماز، روزے اور دیگر کارِ ثواب پر تو یقیناً ہم اس معیار پر پورے نہیں اترتے ہیں۔ ہمارا اچھے سے اچھا کام بھی کامل اور بے لوث نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کسی کی نجات ہو سکتی ہے۔ یہ تو میرے تصوّر میں بھی نہیں آسکتا کہ میں اپنی معافی اور نجات کیلئے اپنی کمزور اور گنہگار ذات پر تکیہ کروُں ۔ لیکن خُدا کے فضل سے انجیل مُقدّس میں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ مجھے اپنی ذات پر تکیہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسں لئے کہ خُدا نے اپنے رحم سے یسوع مسیح کو اسی لئے بھیجا ہے کہ وہ ہمارے گناہوں سے ہمیں نجات دلائیں۔ آپ کو یاد ہے کہ فرشتے نے مریم سے کہا تھا۔ کہ وہ اپنے بچّے کا نام یسوع رکھے اور اُسکی وجہ یہ بتائی تھی۔ "کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔" یسوع کے معنی ہیں "گناہ سے نجات دینے والا۔" کتنا ہی مبارک نام ہے۔ کیونکہ یسوع کی آمد کے یہ معنی تھے کہ خدا خود گناہ پر غالب آکر مفت نجات بخش رہا تھا اور یہی وجہ تھی کہ آپ کے شاگردوں نے اس وقت تک روزہ نہیں رکھا جبتک آپ ان کے ساتھ تھے۔"

عبداللہ کی والدہ ۔"آپ کا مطلب یہ ہے کہ یسوع مسیح کے زمانہ میں شاگرد روزہ نہیں رکھتے تھے۔"

یوسف کی والدہ ۔"جی ہاں"۔ وہ روزہ نہیں رکھتے تھے۔ ایک دن چند یہودی یسوع مسیح کے پاس آکر آپ سے پوچھنے لگے کہ آپ کے شاگرد کیوں رُوزہ نہیں رکھتے ؟۔ آپ نے جواب دیا "کیا میرے ساتھ ہوتے ہوئے تم اُن سے روزے کی توقع رکھ سکتے ہو؟ دیکھو ہم کتنے خوش باش ہیں۔ ایسے جیسے دُولہا اور اُسکے براتی۔" یسوع کے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ جیسے شادی میں مہمانوں کو روزہ نہیں رکھایا جاتا۔ اسی طرح نجات دہندے کی موجودگی میں وہ بھی روزہ نہیں رکھتے۔ یسوع کی موجودگی گویا شادی کی خوشی تھی اور اسکے شاگرد اپنے آپکو اس ضیافت کے مہمان سمجھتے تھے۔ روزہ گناہ سے ایک قسم کی افسردگی ہے اور آپ کے شاگرد گو حقیقت میں اپنے گناہوں پر افسردہ تھے۔ مگر چونکہ گناہ سے نجات دینے والا اُن کے ہمراہ تھا اس لئے وہ لوگ خوش تھے۔ اور یہی کیفیت آج بھی ہے ہمارے خداوند یسوع مسیح قبر میں سے زندہ ہو کر آج بھی اپنے شاگردوں کے ساتھ ہیں۔ لہذا وہ لوگ جو آپ کو اپنے دل میں قبول کرتے ہیں اُن کے پاس گویا خوشی کا نہ ختم ہونیوالا ایک چشمہ ہے۔ اب بتایئے کہ انہیں روزہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے ؟"

عبداللہ کی والدہ ۔"اب سمجھی کہ کیا بات تھی جو آپ کے زمانہ میں شاگردوں نے روزہ نہیں رکھا۔"

یوسف کی والدہ ۔ خداوند مسیح کے زندہ ہو کر آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد سے اور اب بھی ہم میں سے بعض تو روزہ کو خدا کی عبادت کا جزُو سمجھ کر رکھتے ہیں اس لئے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ بغیر خوراک کے وہ خدا کی عبادت بہتر طور پر کر سکتے ہیں اور اس سے اُن کی روحانی زندگی کو تقویت ملتی ہے اس صورت میں روزہ ان کے لئے مفید ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض لوگ اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ انہیں نماز اور دعاؤں میں مدد ملے ۔ لیکن اگر محض شریعت کی تقلید سمجھتے ہوئے روزہ رکھا جائے اور اس میں دل لگا ہوا نہ ہو تو ہم بھی فریسیوں کی طرح اپنی جسمانی بھوک محسوس کر کے اپنے ہم جنسوں سے تُرشرو اور کبیدہ خاطر ہو جائیں گے اور ایسے روزے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟"

عبداللہ کی والدہ ۔" واقعی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ اگر کوئی روزہ رکھتے ہوئے اُسکی روحانی قدر و قیمت سے بے بہرہ ہو تو اُسے روزے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ روزہ کا روحانیت سے گہرا تعلق ہے۔ رمضان کے مہینے میں حکم ہے کہ ہم صرف خدا کی باتوں پر ہی دھیان رکھیں۔ ہم اپنی خاص دعاؤں اور دینی مجلسوں کی باقاعدہ حاضری سے اس خُدا کی تمجید کرتے رہیں جس نے صراطِ مستقیم کی طرف ہماری ہدایت کی۔ اسی طریقے سے ہم اپنے دلوں سے بُرائی کو مٹا سکتے ہیں۔

یوسف کی والدہ ۔"میرے خیال میں مناسب یہی ہے کہ ہم کہیں کہ خدا ہمارے دلوں سے بُرائی مٹائے گا۔ ہمارا کوئی بھی عمل خواہ وہ مہینے بھر کے روزے ہی کیوں نہ ہوں ہمیں گناہ اور اسکے عذاب سے نہیں بچا سکتے ہیں۔ مگر خُدا اپنے رحم سے ایسا کرنے پر قادر ہے اور اس نے ایسا ہی کیا ہے۔ ہماری زندگیوں کو گناہ اور موت کی بُرائی سے بچانے کیلئے خدا نے یسوع نجات دہندے کو بھیجا۔ آپ کی آمد اور آپکی زندگی خدا کی محبت کا کرشمہ ہیں۔ یسوّع ہماری خاطر صلیب پر مرے اور جی اُٹھے تاکہ ہم بھی گناہ میں مر کر آپکی راستبازی میں زندہ رہیں۔ اِن حقائق سے ہمیں پتہ چل تا ہے کہ وہ کونسا روزہ ہے جو حقیقی معنوں میں خدا کو زیادہ پسندیدہ ہے۔"

عبداللہ کی والدہ ۔ وہ کونسا روزہ ہے ؟"

یوسف کی والدہ ۔" وہ دل کا روزہ ہے۔ حقیقی روزہ داری ظاہری قاعدوں کی پابندی کو نہیں کہتے بلکہ یہ دل سے تعلق رکھتی ہے۔ اکثر لوگ جو ظاہری طور پر روزہ رکھتے ہیں درحقیقت روزہ دار نہیں ہوتے۔ اس کے برعکس اکثر لوگ جو اپنے پیٹ کا روزہ نہیں رکھتے حقیقی روزہ دار ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے دل کا روزہ رکھتے ہیں۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ وہ فی الحقیقت خدا اور اپنے ہم جنسوں کی خدمت کرتے ہیں۔ ایک یہودی نبی کی معرفت خدا نے صحیح رُوزے کی تشریح کرتے ہوئے کہا ہے "کیا وہ روزہ جو میں چاہتا ہوں یہ نہیں کہ ظلم کی زنجیریں توڑیں اور جوئے کے بندھن کھولیں اور مظلوموں کو آزاد کریں بلکہ ہر ایک جُوئے کو توڑ ڈالیں ؟ کیا یہ نہیں کہ تو اپنی روٹی بھوکوں کو کھلائے اور مسکینوں کو جو آوارہ ہیں اپنے گھر میں لائے اور جب کسی کو ننگا دیکھے تو اسے پہنائے اور تو اپنے ہم جنس سے روپوشی نہ کرلے۔" (یسعیاہ ۵۸: ۶-۷)

عبداللہ کی والدہ ۔"واقعی نبی کی بات بڑی دانائی کی ہے کہ اپنے آپ کو خوراک سے محروم کرنے سے تو خدا کی نظر میں یہ بہتر ہے کہ ہم ظلم کی زنجیروں کو توڑیں بھوکوں کو کھانا کھلانے کیلئے اپنے آپ کو خوراک سے محروم رکھیں۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ یسوع مسیح نے بھی صحیح روزے کی ایسی تعریف کی ہے جیسی اس نبی نے کی تھی ؟"

یوسف کی والدہ ۔"ہاں۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے قول اور اپنی زندگی سے ظاہر کیا کہ صحیح روزے کا تعلق دل سے ہوتا ہے یعنی خدا اور اپنے ہم جنس انسانوں سے محبّت ۔ آپ نے کبھی ظاہر داری پر زور نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو پیٹ کا روزہ رکھتے ہیں انہیں اپنی آزردگی ظاہر کرنی نہیں چاہیئے۔ اور غسل یا بالوں میں تیل لگانے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے ہمیشہ یہی تعلیم دی ہے کہ آدمی کو دل یا روح کا روزہ رکھنا چاہیئے اور یہ کہ روزہ کسی خاص دن یا مہینے کا نہیں بلکہ ہمیشہ کا ہونا چاہیئے۔ جب ہم باطنی روزہ رکھیں تو اس وقت کھانے سے پرہیز کرنے کے ساتھ ساتھ برُے خیالوں ۔ بدکلامی اور بداعمالی سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہے۔ دراصل یہ چیز اہم تر ہے۔ ہمارے دل خُدا کی پرستش کیلئے صاف ہوں اور غریبوں، بھوکوں اور دکھیوں کی محبت سے بھرپور ہوں۔ کیا آپ نہیں سمجھتیں کہ اس قسم کا روزہ خدا کو زیادہ پسندیدہ ہے ؟"

عبداللہ کی والدہ ۔"یقیناً ایسے ہی روزہ کو خدا قبول کرے گا۔ لیکن کیا یہ کمزور انسان کے بس کی بات ہے ؟"

یوسف کی والدہ ۔"جب ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا نے اپنے بڑے فضل سے یسوع مسیح میں اپنی محبت کے ذریعہ ہمیں گناہوں اور کمزوریوں سے نجات دلائی ہے تو اسں سچائی کا روحانی تجربہ کرنا ہی باقی رہ جاتا ہے۔ اور جب ہمیں اس امر کا تجربہ ہوتا ہے کہ کس طرح خدا ہمارے دلوں میں وہ محبت ڈالتا اور نجات کا کام کرتا ہے تو ہمارے لئے اس قسم کا روزہ ممکن ہو جاتا ہے۔ اور مزید برآں یہی وہ روزہ ہے جو ہم بخوشی رکھ سکتے ہیں۔ اگر آپ کا ایمان ہو تو آپ بھی رکھ سکتی ہیں۔"

عبداللہ کی والدہ ۔"جو کچھ آپ نے مجھے بتایا وہ کبھی نہیں بھولوں گی۔ مگر اس وقت مجھے جانا چاہیئے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ جلد ہی پھر ملنے آیئں گی۔"